مہندی کے اوپر سے سر کا مسح کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

سر پر مہندی لگائی ہو تو مسح کرنے سے مسح ہوگا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بالوں پر فقط مہندی کا رنگ ہو، تو یہ وضو و غسل سے مانع نہیں، لہٰذا ایسی صورت میں سر کا مسح کرنے سے مسح ہوجائے گا۔

البتہ! اگر مہندی کا لیپ بالوں پر موجود ہو، تو اگر کم ازکم سر کا چوتھائی حصہ مہندی سے خالی ہو تو صرف اس پر مسح کرلے (اور ہاتھ کو مہندی کے اوپر سے نہ گزارے کہ اس طرح ہوسکتا ہے مہندی کا رنگ پانی میں شامل ہوجائے اور وہ مائے مطلق نہ رہے کہ اس صورت میں پھر مسح درست نہیں ہوگا) اور اگر سارے سر پر مہندی ہے یا جتنا مہندی سے خالی ہے، وہ چوتھائی سے کم ہے، تو اب اگر مہندی کا لیپ اتنا گاڑھا ہے کہ نیچے سر پر پانی نہیں پہنچے گا، تو اب مہندی کے اوپر سے مسح کرنے سے مسح نہیں ہوگا۔

فتاوی عالمگیری، الجوھرۃ النیرۃ اور تبیین الحقائق میں ہے

(واللفظ للاول) "والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل"

ترجمہ: اور مہندی جب جرم دار ہوجائے اور سوکھ جائے تو وہ وضو اور غسل کے پورا ہونے سے مانع ہوگی۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 4، مطبوعہ: بیروت)

مہندی پر مسح کرنے کے متعلق حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے

"(قوله ولو جرمه) أي الحناء لكن لا بد أن يصل الماء تحته وإما اذا لم يصل لا تصح الطهارة"

ترجمہ: مصنف کا قول اگر اس کا جرم ہو یعنی مہندی کا لیکن ضروری ہے کہ پانی نیچے تک پہنچ جائے بہر حال جب پانی نہ پہنچے تو پھر طہارت درست نہیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 88، مطبوعہ: کوئٹہ)

سر پر مہندی لگی ہو تو مسح کے لیے پانی کا نہ بدلنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے "سر پر مہندی یا کوئی خضاب یا ضماد لگا ہوا ہے اور مسح کرتے میں ہاتھ اس پر گزرتا ہوا پہنچا یوں کہ یا تو وہ ضماد و خضاب رقیق بے جرم مثلِ روغن ہے تو اُسی کی جگہ مسح کیا، وہ جرم دار ہے تو اس کے باہر چہارم سر کی قدر مسح کیا مگر ہاتھ اس پر ہوتا گزرا، اگر اس گزرنے میں ہاتھ کی تری میں اُس خضاب و ضماد کے اجزاء ایسے مل گئے کہ اب وہ تری پانی نہ کہلائے گی تو مسح جائز نہ ہوگا ورنہ جائز۔۔۔ وجیز امام کردری فصل مسح میں ہے:

"مسحت علی الخضاب ان اختلطت البلۃ بالخضاب حتی خرجت عن کونھا ماء مطلقا لم یجز اھ اقول ولا بد من تقیید مفھومہ بما ذکرت"

(ترجمہ: خضاب پر مسح کیا اگر تری خضاب سے مل گئی یہاں تک کہ ماءِ مطلق ہونے سے خارج ہوگئی تو اُس سے مسح جائز نہیں اھ۔ میں کہتا ہوں اس کے مفہوم کو مقید کرنا ضروری ہے اس قید کے ساتھ جو میں نے ذکر کی ہے۔)" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ622، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4427

تاریخ اجراء: 21جمادی الاولی1447ھ/13نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net